152059 ـ كيا بيوه عدت كے دوران اپنے ايك گھر سے دوسرے گھر جا سكتى ہے ؟

سوال

ميرے والد صاحب فوت ہوگئے ہيں اللہ تعالى ان پر رحم فرمائے، اب اللہ ميرى والدہ كو صحت و تندرستى اور عافيت سے نوازے وہ عدت كى حالت ميں ہيں، اور جس گھر ميں والد صاحب رياض شہر ميں وفات سے قبل رہ رہے تھے وہ ہاسپٹل ميں فوت ہوئے، اور والدہ وہيں عدت گزار رہى ہيں، رياض شہر سے باہر بھى ہمارا ايك گھر ہے، والد صاحب وفات سے قبل فارم يعنى كھيت ميں جا كر سويا كرتے تھے، اور والدہ سميت ہم بھى ساتھ ہى ہوتے، والد اور والدہ دوسرے گھر بھى جا كر رہتے، سوال يہ ہے كہ:
كيا والدہ كھيت اور فارم يا ہمارے دوسرےگھر كچھ ايام كے ليے جا سكتى ہيں يعنى ہفتہ كے آخر ميں وہاں جا كر رہيں، كيونكہ والدہ اپنے خاوند كى جدائى كے غم ميں پريشان ہيں اور پھر بيمار بھى رہتى ہيں اللہ تعالى انہيں شفا نصيب فرمائے ڈاكٹر نے بھى جگہ كى تبديلى اور ورزش كرنے كا كہہ ركھا ہے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

بيوہ عورت عدت وہيں گزارےگى جہاں اسے خاوند فوت ہونے كى خبر ملى تھى، وہ بغير كسى ضرورت و حاجت كے كسى دوسرے گھر منتقل نہيں ہو سكتى، چاہے وہ دوسرا گھر اس كى ملكيت بھى ہو، ضرورت كى خاطر وہ دن كو گھر سے جائيگى اور عدت ختم ہونے تك رات كے وقت بھى ضرورى كام كے علاوہ نہيں نكل سكتى.

فريعۃ بنت مالك رضى اللہ تعالى عنہا بيان كرتى ہيں كہ وہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كے پاس آئيں اور عرض كيا:

اے اللہ تعالى كے رسول صلى اللہ عليہ وسلم كيا ميں اپنے خاندان بنو خدرہ كے ہاں منتقل ہو سكتى ہوں، كيونكہ ميرا خاوند اپنے بھاگے ہوئے غلاموں كو لانے گيا جب قدوم جگہ كے كنارے پہنچا تو ان غلاموں نے اسے قتل كر ديا، تو اس نے رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم سے دريافت كيا كہ كيا ميں اپنے خاندان والوں كے پاس چلى جاؤں، كيونكہ ميرے خاوند نے ميرے ليے اپنى ملكيت كى كوئى رہائش اور نان و نفقہ نہيں چھوڑا.

وہ بيان كرتى ہيں كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

جى ہاں چلى جاؤ، وہ كہتى ہيں ميں وہاں سے نكلى حتى كہ جب حجرہ يا مسجد ميں پہنچى تو نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے مجھے بلايا يا مجھے بلانے كا حكم ديا اور پھر فرمايا:

تم نے کیا کہا ہے ؟

تو میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اپنے خاوند کا سارا قصہ دہرایا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" تم اپنے گھر میں ٹھری رہو حتی کہ عدت ختم ہو جائے"

سنن ابو داود حدیث نمبر (2300) سنن ترمذی حدیث نمبر (1204) سنن نسائی حدیث نمبر (3529) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (2031).

اور نسائی شریف کی ایک روایت میں ہے کہ:

" میں اپنے خاوند کی رہائش میں نہیں ہوں، اور نہ ہی اس کی جانب سے مجھے کھانا پینا حاصل ہے، تو کیا میں یتیم بچوں کے ساتھ اپنے خاندان والوں کے ہاں منتقل ہو جاؤں اور ان کی دیکھ بھال کروں ؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جاؤ کرو، پھر آپ نے فرمایا: تم نے کیا کہا ؟ تو میں نے آپ کے سامنے سارا واقعہ بیان کیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جہاں تمہیں وفات کی خبر ملی وہیں عدت بسر کرو "

اور ابن ماجہ کی ایک روایت میں ہے:

" تم اپنے اس گھر میں عدت بسر کرو جہاں تمہیں اپنے خاوند کی موت کی خبر ملی تھی "

علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابن ماجہ وغیرہ میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" خاوند فوت ہونے کے وقت بیوی جس گھر میں رہتی تھی چاہے وہ خاوند کی ملکیت ہو یا کرایہ پر ہو یا عاریتا حاصل کیا ہوا ہو وہیں بیوی عدت بسر کریگی؛ کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فریعۃ رضی اللہ تعالی عنہا کو فرمایا تھا:

" تم اپنے گھر میں رہو "

حالانكہ وہ گھر اس كے خاوند كى ملكيت نہ تھا، اور ايك روايت كے الفاظ يہ ہيں:

" جس گھر ميں تمہيں اپنے خاوند كى وفات كى خبر ملى تھى تم اسى گھر ميں اپنى عدت پورى كرو "

اور ايك روايت كے الفاظ يہ ہيں:

" جہاں تمہيں خبر ملى تھى وہيں عدت پورى كرو "

اور اگر اسے اپنى رہائش كے علاوہ كسى اور كے گھر ميں خاوند فوت ہونے كى خبر ملے تو وہ اپنى رہائش پر واپس آئيگى اور وہيں عدت پورى كريگى " انتہى

ديكھيں: المغنى (9 / 167).

مزيد آپ الموسوعة الفقهية (4 / 248) كا بھى مطالعہ كريں.

مستقل فتوى كميٹى سعودى عرب كے علماء كا كہنا ہے:

" بيوہ عورت كے ليے واجب ہے كہ وہ اپنى عدت وہيں اور اسى گھر ميں پورى كرے جس ميں وہ رہ رہى تھى، اگر حاملہ نہيں تو چار ماہ دس دن اور اگر حاملہ ہے تو وضع حمل عدت ہوگى.... اور دن كے وقت ضرورت كى خاطر گھر سے نكلنا جائز ہے " انتہى

ديكھيں: فتاوى اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (20 / 474).

مزيد آپ فتاوى ابن باز رحمہ اللہ (22 / 194 ـ 195) كا بھى مطالعہ كريں.

شيخ ابن عثيمين رحمہ اللہ سے درج ذيل سوال دريافت كيا گيا:

ايك عورت كا خاوند فوت ہوگيا اور اب وہ عدت ميں ہے، خاوند نے وراثت ميں جائداد اور مال چھوڑا بيوى كے حصہ ميں ايك بنگلہ آيا اب وہ اس بنگلہ ميں سامان تيار كروا رہى ہے وہ كہتى ہے كہ آيا ميں دن كے وقت سامان وغيرہ كى ترتيب دينے بنگلہ ميں جا سكتى ہوں تا كہ اس كى نگرانى بھى كر سكوں يا كہ مجھے گھر ميں ہى رہنا ہوگا ؟

شيخ رحمہ اللہ كا جواب تھا:

" ميرى رائے تو يہى ہے كہ اسے اسى گھر ميں رہنا چاہيے جس گھر ميں وہ خاوند كى وفات كے وقت رہتى تھى؛ كيونكہ عدت پورى ہونے تك بنگلہ كے سامان كى ترتيب ميں تاخير كرنے ميں كوئى نقصان نہيں.

لیکن اگر اسے گھر سے باہر جانے کی ضرورت پیش آ بھی جائے تو وہ دن کو نکلے اور رات گھر واپس آجائے " انتہی

دیکھیں: اللقاء الشهری (67 / 20) اور فتاوی نور علی الدرب ابن عثیمین (10 / 464) کا بھی مطالعہ کریں.

چنانچہ اوپر جو کچھ بیان ہوا ہے اس کی بنا پر بیوہ عورت کو اپنی عدت اسی گھر اور رہائش میں پوری کرنا ہوگی جس گھر میں وہ خاوند کی وفات کے وقت رہ رہی تھی اور اسے خاوند کی وفات کی خبر ملی تھی، وہ اس گھر سے کسی دوسرے گھر میں مت جائے، چاہے وہ اس کی دوسری رہائش ہی ہو یا پھر اولاد اور بچوں کا گھر ہو تو بھی مت جائے.

رہی سائل کی یہ بات کہ اس کی والدہ جدائی کی پریشانی کا شکار ہے، اور ڈاکٹر نے اسے جگہ کی تبدیلی اور پیدل چلنے کا کہا ہے.

یہ چیز عدت والے گھر سے نکلنے کا جواز پیدا نہیں کرتی، رہی اس کی مشکلات اور جگہ کی تبدیلی کی ضرورت تو یہ اس کی نفسیاتی حالت پر منحصر ہے جو خاوند کی جدائی کے بعد پیدا ہوئی ہے، اور اس میں عام طور پر سب عورتیں برابر کی شریك ہوتی ہیں.

اگر ہم اسے معتبر شمار کریں تو پھر کوئی بھی عورت اپنے اس گھر میں نہیں رہےگی جس میں وہ خاوند کے ساتھ رہتی رہی ہے.

اسی طرح چہل قدمی کے بارہ میں یہی ہے کہ وہ گھر کے لان میں ٹہل سکتی ہے، اگر گھر میں لان نہیں تو پھر دن کے وقت وہ اپنے کسی رشتہ دار یا بیٹے کے لان میں جا کر ٹہل سکتی ہے، جب اسے اس کی ضرورت پیش آئے تو دن کے وقت ایسا کرے اور شام سے قبل واپس آ جائے.

مزید آپ سوال نمبر (128534) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

واللہ اعلم .